رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے غم کو تیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی دوا دی
سبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا صفحہ والا اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

# فاروق

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۲

## سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت تازہ اطلاعوں سے صحت افزا معلوم ہوتی ہے۔ مگر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کار بنکل کی تکلیف بڑھتی جاتی ہے تمام غلامان خاندان رسالت و محبان اہل بیت روزانہ پنجگانہ نمازوں میں اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً کثرت سے دعائیں کریں کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کار بنکل کی تکلیف سے صحت کامل و زندگی دراز عطا فرماوے۔ اور حضور امیر المومنین ایدہ اللہ کو صحت و طاقت و عمر بخشے آمین

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ تو پہلے ہی بمبئی تشریف لے گئے تھے۔ اب میاں شریف احمد صاحب بھی علالت ام المومنین کی وجہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ خدا بخیر و سلامتی سب کو واپس لائے۔ آمین

مکرمی حافظ روشن علی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بمبئی بلایا ہے۔ جو آج ۵ رجون کو روانہ بمبئی ہو گئے

دو یوم سے آسمان ابر آلود ہے۔ ہوا سرد چلتی ہے۔ گرمی کی شدت کم ہے۔ الحمد للہ ؛

نرخ غلہ۔ آجکل باوجود عدم خریداری بیرونی کے کچھ گران ہو رہا ہے۔ گندم سرخ پونے گیارہ سیر اور گندم سفید گیارہ سیر گندم سفید دس سیر اور آرد گندم ۸ سیر بکتا ہے ؛

قاضی الم بتی والا مقدمہ تا حال غیر مفید ہے کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ابھی دی ہے۔ ورنہ کوئی اطلاع آتی ؛

رسالہ احمدی کے لئے احباب نے پانسو خالی درخواستیں اب تک پوری نہیں کیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ضرورت نہیں۔ یا بیرونی احباب کو اس کا احساس نہیں۔ تاوقتیکہ مطلوبہ تعداد پوری نہ ہو رسالہ مذکور جاری نہ ہو سکیگا۔ اگر غیر احمدی معاندین کے مقابلہ کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے اس دور فاروقی میں پھر بڑے زور سے سر اٹھایا ہے۔ تو دوستو احمدی کے اجرار کا تہیہ کرلو۔ اور ۵۰۰ خریدار دے دو ورنہ تمہاری مرضی ؛

بتبلیغ رسالت جلد اول کی قیمت اون احباب سے جو اپنی درخواستہائے خریداری دفتر فاروق میں بھیج چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی پیشگی قیمت ایکروپیہ یا کل مجموعہ کی ادا کر چکے ہیں۔ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہوگی اور دیگر خریداران سے ۱۰ علاوہ محصولڈاک ہے۔

## فاروق پریس کی مشکلات

خدا کے فضل سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے بلا کسی ضمانت کے پریس کی منظوری عطا فرمائی۔ پریس مہیا ہے سے ڈھونڈا کہ صاحب کا ہاتھا۔ مگر قادیان میں جو مشکلات پریس کے متعلق آنے والی تھیں۔ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ڈر کر مجھے جرأت نہ ہوتی تھی کہ پریس کو قائم کروں چنانچہ قریب تین سال کے میں خاموش رہا۔ اور پریس جاری کرنے کا ارادہ نہ کیا۔ اب جبکہ مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شایع کرنے کا مصمم [illegible] نے لکھ کر تیار کردیں۔ تو ان کی چھپائی کے لئے ہر چند کوشش کیگئی کہ قادیان کے کسی پریس میں طبع ہو جائیں۔ لیکن یہاں کے پریس موجودہ جنمیں سے ایک مشین پریس بھی ہے۔ ان کاپیوں کے چھاپنے کے ذمہ دار نہ ہوئے یہاں تک کہ قریباً تین ماہ میں چار کاپیاں مجموعہ مذکور کی مشین پریس قادیان نے چھاپ کردیں۔ آخر باقی کاپیاں امرتسر چھاپنے کے لئے دے آیا۔ وہاں سے بھی دو ماہ سے زائد عرصہ میں صرف چار کاپیاں چھپ کر ملیں۔ اس اندازہ سے مجموعہ اشتہارات کا شایع ہونا ایک نہایت امر محال نظر آتا تھا۔ آخر مجبور ہو کر توکل علی اللہ یہ ارادہ کیا کہ اپنا پریس جاری کرلیا جائے۔ تاکہ اس سے [illegible] اپریل ۱۹۱۸ء کو حضور صاحبہ سرکل مجسٹریٹ بہادر ضلع گورداسپور فاروق پریس کا ڈکلریشن پیش کر دیا جس کو صاحب ممدوح نے نہایت مہربانی اور عنایت سے منظور فرمالیا۔ بعد منظوری پریس دوسری ضرورت ایک ایسے پریسین کی جو ہوشیار اور محنتی ہو۔ پیش آئی۔ قادیان کے پریس مین فاروق پریس سے جی چراتے تھے اور کام بھی اچھا نہیں کرسکتے تھے۔ پریسین بھی باہر لکھنؤ سے منگایا۔ جو بھلا مانس۔ محنتی اور اچھا کام کرنے والا ہے۔ دو ضرورتیں یعنے ایک پریس کی قائمی دوسری پریسین کی۔ خدا نے دونوں اپنے فضل سے پوری کردیں۔ اب تیسری ضرورت دو کل کشوں کی پڑی اس کے لئے ہر چند کوشش کیگئی۔ کہ قادیان سے کل کش تول جائیں۔ مگر افسوس کہ بوجہ بیرونی پریس مین کے آنے اور جمود پریس کے قائم ہونے سے وہ لوگ جن کا پریس کے پیشہ سے تعلق ہے۔ اس قدر مزاحم ہوئے۔ اور سر توڑ کوشش کی کہ کوئی کل کش فاروق پریس میں نہ جائے۔ یہاں تک کہ کئی کل کش بالا بالا جو رکھ لئے تھے۔ دوسرے تیسرے دن ان کو بھی بہکا کر ہٹا دیا۔ مجھے اس توڑ جوڑ سے بہت تکلیف ہوئی میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ فاروق پریس کے لئے جو محض ایک دینی خدمت کے واسطے مجبوراً جاری کیا گیا ہے۔ اور جس کا خرچ بمقابلہ دوسرے پریسوں میں کام چھپوانے کے زیادہ پڑتا ہے) یہاں مجھے ایسی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جن کے دوسرے مقامات دہلی۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ میں جہاں سب اجنبی ہیں۔ پیش آنے کا کبھی بھی احتمال نہیں ہوا بہرحال بیتے تو اس خدمت کو جس طرح بھی ہو انجام دینا ہے۔ اور مجموعہ اشتہارات کو خدا کے فضل اور بھروسہ پر شایع کرنا ہے۔ انشاء اللہ جو جو دقت پیش آئے گی۔ اس کا مقابلہ بتوفیق الٰہی کروں گا۔ اور جہاں تک میری طاقت ہے۔ اس کام کو انجام دونگا اور مجھے خدا کے خاص فضل کی پوری توقع ہے۔ کہ وہ سب کام آسان کرکے کل رکاوٹیں دور کردیگا سعی بیسار کے اب تک بظاہر دل بھی نہیں نکل سکی۔ اور اس کی وجہ صرف اپنا پریس نہ ہونا تھا۔ اب بہت سی تکلیفیں خدا نے دور کردی ہیں۔ پریس جاری ہو گیا ہے۔ پریسین مل گیا ہے۔ کل کش بھی انشاء اللہ مل جائینگے۔ عارضی کام کرنے والے تو روزانہ کوئی نہ کوئی مل ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ دو تین یوم سے مجموعہ اشتہارات کی کاپیاں فاروق پریس پر بفضل خدا طبع ہو رہی ہیں احباب بہت دعا کریں۔ کہ خداوند کریم میرے سب مشکلات اور تمام روکوں کو جو اشاعت تبلیغ رسالت کی راہ میں پیش آرہی ہیں یا آنے والی ہیں۔ دور فرما کر سب اسباب اس کی اشاعت کے مہیا فرمائے۔ آمین ٭

مجھے امید ہے کہ اگر اسی طرح فاروق پریس پر کام ہوتا رہا تو ۱۵ رجون ۱۹۱۸ء تک جلد اول انشاء اللہ مکمل جائے گی۔ صرف چار کاپیاں ڈبل چھپنی باقی ہیں باقی سب طبع ہو چکی ہیں۔ خدا تعالےٰ جلد اس کو مکمل کردے۔ آمین ٭

---

# ثناء اللہ کی کتابیں

**النبوۃ فی خیر الامۃ۔** اچھوتی کتاب جسمیں آیہ کریمہ خاتم النبیین کی کامل بحث اور آیہ عظیمہ اکملت لکم دینکم کی سیر کن تفسیر جس سے مخالفوں کے حلم ٹوٹ گئے۔ اور کچلیاں زہریلی توڑ دیگئیں۔ اور آنخناس یوسوس فی صدور الناس کا سر ایسا کچلا گیا۔ کہ قیامت تک سر نہیں اٹھ سکیگا۔ قیمت ۶ر

**آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا۔** مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث کے مایۂ ناز رسالہ الہامات مرزا کا مکمل و مفصل دندان شکن بمبسوط قابل دید دلائق شنید جواب۔ قیمت ۱۳ر

**ثنائی ہرزہ درائی۔** امرتسری مکذب کی الف سے لیکر ی تک لدیف واران گالیوں کی فہرست جو مکذب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خدام ذوالاحترام دی ہیں۔ جن کی تعداد ۲۰۵ معہ حوالہ اخبار اور رسالجات ثنائی صفحہ بسطر تاریخوار۔ قیمت ۴ر

**ثنائی فرار و مباہلہ سے انکار۔** ثناء اللہ امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت جس کا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے نہیں لیا۔ جواب تو در کنار۔ قیمت ۶ر

**چودھویں صدی کا یہودی۔** امرتسری مکذب کا حضرت اقدس کے مقابلہ میں ہمیشہ آریہ عیسائی یہودی ہونے کا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح کی صداقت کا مسلمہ خصم ثبوت۔ انعامی یک صد روپیہ۔ قیمت ۴ر

**فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔** مصنفہ شیر اسلام جسمیں حضرت مسیح موعود کی وفات اور مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات پر آفات کو اسی مکذب کے مسلمات پر حضرت اقدس کے لئے صداقت کی دلیل ثابت کیا گیا ہے قیمت ۶ر

**ثنائی چکر۔** مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۳ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# اخبار فاروق

قادیان دارالامان یوم پنجشنبہ ۶ر جون ۱۹۱۸ء


## کیا وید الہامی ہیں؟

(نمبر ۱)

ہمارے فضل حسین مددگار اس سلسلہ میں ایک ضخیم مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو امید ہے۔ ہمارے ناظرین کرام نہایت دلچسپی سے پڑھینگے اور ان کے معلومات میں کافی اضافہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

آریہ سماج کا دعویٰ کہ "وید ایشوری گیان" ہے۔ کیا حقیقتاً یہ دعویٰ دعویٰ ہے یا کسی واقفیت پر مبنی ہے۔ آج ہم اس دعوے کو جو ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج کا یہ دعوے اپنے اندر کسقدر صداقت رکھے ہوئے ہے۔ اور اس دعویٰ کے اثبات میں کیا کیا دلائل مہیا کئے گئے ہیں ؎

قبل اسکے کہ ہم ان دلائل کی طرف اپنی توجہ کو منعطف کریں اول یہ دیکھنا ضروری ہے کہ:-

(۱) ویدوں کی صحیح تعداد کتنی ہے۔ تین ہیں یا چار؟

(۲) وید کس پر نازل ہوئے ہیں ؎

(۳) ویدوں کے نزول کا زمانہ کونسا ہے۔

(۴) وید ہی صرف الہامی ہیں یا برہمن بھاگ بھی آریہ سماج ویدوں کی تعداد چار بتلاتا ہے یعنی رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو ؎

محققین وید کا دعوے ہے کہ وید تین ہیں۔ چوتھا بعد میں تصنیف ہوا ہے۔ اور کئی معتدوں کا بھی یہی خیال ہے سناتن دھرم والے ان ویدوں کے علاوہ برہمن بھاگ کو بھی ایشوری گیان بتلاتے ہیں ؎

آریہ سماجی دیانند ویدوں کا نزول ہونا بتلاتے ہیں۔ مگر سناتن دھرم والوں کا دعویٰ ہے وید برہما پر نازل ہوئے۔ جیسا کہ وہ منوسمرتی کا ایک شلوک اپنے دعوے کے اثبات میں پیش کرتے ہیں۔ اور یہ کتاب آریوں کے نزدیک مسلم اور مستند ہے ملاحظہ ہو ؎

منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۱ ۔ مترجمہ پنڈت دھرمانند آریہ سماجی۔

"جو پرماتما سب کا باعث (علت) و پوشیدہ ہمیشہ قائم و فاعل مطلق ہے۔ اس نے جس شخص کو دنیا میں سب سے پہلے ویدوں کا جاننے والا پیدا کیا۔ اسی کو سب لوگ برہما کہتے ہیں۔"

برخلاف اسکے آریہ سماجی کوئی وید منتر ایسا نہیں دکھلاتے جسمیں چاروں رشیوں کا نام مرقوم ہو۔ اور صاف طور پر لکھا ہو کہ ان چاروں پر وید نازل ہوئے۔

اسی طرح چار وید ثابت نہیں ہوتے۔ بلکہ تین ویدوں سے تین کا ہی نام معلوم ہوتا ہے۔ چوتھے اتھرو نامی کا کہیں پتہ و نشان نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تینوں ویدوں کے بہت بعد تصنیف کیا گیا ہے۔

قبل اسکے کہ آریہ صاحبان ویدوں کے "ایشوری گیان" ہونے کے دلائل پیش کریں۔

ان کو ویدوں کی تعداد کی تعیین ویدوں سے ہی کرکے دکھلانی چاہیئے۔

اور ملہمین کی تعیین ویدوں سے دکھلائیں۔ اور پھر براہمن بھاگ کے متعلق بھی جو سناتن دھرم کا عقیدہ ہے۔ اسپر روشنی ڈالیں۔ براہمن بھاگ کے الہامی ہونے کے متعلق جو سناتنی دلائل پیش کرتے ہیں ان کی تردید کریں۔ پھر اگر ویدوں میں اگنی وایو وغیرہ کا نام ہو۔ تو یہ بھی ضرور بتلائیں کہ یہ انسان تھے یا اجرام اور عناصر کے نام ہیں۔ یہ تعیین بھی ویدوں سے ہونی چاہیئے۔ انسانی خیالات قابل قبول نہیں ہو سکتے ؎

اگر وید چار ہیں تو چاروں کا نام تینوں ویدوں سے بتلائیں۔ مگر یہ آریہ صاحبان کے لئے امر محال ہے کبھی بھی وہ چاروں ویدوں کا نام۔ رگ۔ یجر۔ سام سے نہیں دکھلا سکتے۔ یہ ہمارا دعوے ہے۔ اور منوسمرتی کے حوالہ کی بھی تردید ہرگز نہیں کر سکتے وغیرہ۔

جہاں تک ہم نے دیکھا ہے۔ رگ۔ یجر۔ سام تینوں کا ہی ذکر ویدوں میں موجود ہے۔ چوتھے اتھرو نامی کا کہیں نشان ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔

ویدوں کے متعلق یہ ایک دزدار سوال ہے۔ جو اٹھایا جاتا ہے۔ کہ وید تین ہیں یا چار۔ اگر چار ہیں تو چوتھے کا نام ان تینوں سے دکھلاؤ۔ مگر آج تک آریہ سماج کا بانی نہ آریہ سماجی کوئی بھی اس سوال کا صحیح جواب نہیں دے سکا ؎

ہاں پنڈت دیانند جی نے دو ایک منتر اپنی کتاب ستیارتھ وبھوسکا میں نقل کئے ہیں۔ جن سے وہ بزعم خود اتھرو وید کا نام نکالتے ہیں۔ حالانکہ ان پیش کردہ منتروں میں کہیں اتھرو کا نام صریح طور پر نہیں ملتا۔ ہم قارئین کرام کی خاطر ان پیش کردہ منتروں کو مع ان کے ترجمہ جو سوامی جی نے کیا ہے۔ نقل کر دیتے ہیں۔ ناظرین خود صحیح نتیجہ پر پہونچ جائینگے۔ اور دیکھ لینگے۔ کہ اس مشکل سوال کا کس طرح حل کیا جاتا ہے۔ اور کرنے پر بھی ناکامی کا شکار ہوئے ہیں ؎

پہلا منتر:- یجر وید ادھیائے ۳۴ منتر ۵

"اے علیم برتر پرمیشور۔ آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور نیز اتھروید اسطرح قائم ہوتے ہیں جیسے رتھ کی گاڑی کی نافہ میں آرے لگے رہتے ہیں۔" الخ

منقول از کتاب ستیارتھ پرکاش

اگر اصل منتر ۳۴/۵ کو دیکھا جائے۔ تو وہاں اتھرو کا کہیں بھی نام نہیں۔ مگر ترجمہ میں محض مغالطہ دہی کے لئے اس کا نام داخل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس منتر کا ترجمہ سوامی جی اپنی دوسری کتاب بھاش بھومکا صفحہ ۵ پر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔ اور ہمارے مندرجہ بالا بیان کی تصدیق کیجئے

اے مخزن رحمت بھگوان۔ جس من (دل) کے اندر رگ وید۔ سام وید اور یجر وید قائم ہیں جسمیں موکش کا علم حقیقی موجود ہے اور یجر وید ۳۴/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز ناظرین! دیکھئے یہاں جو ترجمہ سوامی جی کر رہے ہیں۔ اس میں اتھرو کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ حالانکہ وہی منتر ہے۔ اتنی ناک ودود کے بعد بھی چوتھے کا نام نہ مل سکا ؛

اس سے آپ پر یہ امر بھی ہویدا ہو گیا ہو گا۔ کہ آریوں کے مہرشی اپنا مطلب سدھ کرنے کے لئے کہاں تک ویدوں کے معنے کو الٹ پلٹ کرتے رہتے ہیں ؛

چوتھے وید کے نام کو ثابت کرنے کے لئے ایک اور منتر بھی یجروید کا پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ کیجئے اور سوامی جی کی مغالطہ دہی کی داد دیجئے۔ ملاحظہ ہو بھاش بھومکا صہ ۵

یہاں یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۷ کا ترجمہ کرتے ہیں :-

"اس یجمیہ یعنے بہت مطلق بین علم اور بین راحت وغیرہ صفات سے موصوف محیط کل پرمیشور سے جو سروہت اور قادر مطلق پرم ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید اور چھند یعنے اتھرو وید چاروں ظاہر ہوئے"

اس ترجمے کے اصل منتر کو دیکھا جائے تو وہاں لفظ چھند کی بجائے چھندس ہے۔ اور اتھرو صاحب بھی وہاں مفقود الخبر ہیں۔

یہاں صرف سوامی جی نے اپنا مطلب نکالنے کو اس کا نام بگاڑ دیا ہے۔

افسوس کہ سوامی جی مہاراج اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ نہیں تو ان کی خدمت میں ہم عرض کرتے کہ مہاراج اب وہ زمانہ نہیں کہ آپ لوگ اپنا مطلب سدھ کرنے کے لئے جو چاہتے ترجمہ کرتے۔ اور عام پبلک آپ کی ان کارروائیوں سے بیخبر رہتی۔

اس منتر میں لفظ چھندس آیا ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے اگر وہ چھند ہوتا تو بے واحد کے معنے دیتا چھندس بمعنی بہو علم عروض (نظم کا علم) ہیں۔ اتھرو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور ہم اپنے اس قول کی تائید میں سوامی جی کا ہی بیان نقل کرتے ہیں۔ ستیارتھ صہ ۵۲ پر دیکھو۔

اسکے بعد بنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک (متعلق وید) اور لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنے نظم کا علم نئے اشعار بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہیئے سیکھیں ؛

یہاں سوامی جی نے لفظ چھندس کے معنی بحر ہی لئے ہیں۔ اتھرو چھندس کے معنوں میں آ ہی نہیں سکتا۔ اگر آسکتا تو کسی لغات میں ہوتا۔ مگر ہرگز نہیں۔

اب ہم اس وید منتر کا لفظی ترجمہ جو بابو نہال سنگھ مترجم بھاش بھومکا نے اسی منتر کے حاشیہ میں کیا ہے۔ نقل کئے دیتے ہیں۔

"لکھتے ہیں۔ اس منتر کا لفظی ترجمہ کیا جائے تو اسطرح ہوتا ہے کہ اس سروہت یگیہ سے رگ اور سام پیدا ہوئے۔ اس سے چھند (سام) پیدا ہوئے۔ یجر بھی اسی سے ظاہر ہوا"

معزز ناظرین! اس جملہ لفظی ترجمہ خود کرتا ہے۔ وہ بھی جان گیا ہو گا کہ سوامی جی نے یہاں مغالطہ دہی اب یہاں کوئی آریہ کہدے کہ "چھندس" کا لفظ کیوں آیا ہے۔ اس سے اتھرو ہی مراد ہو گا۔ یہ بات بالکل غلط ہے ہم بتلاتے ہیں کہ کیوں آیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ سام وید منظوم ہے۔ اور اسی سے علم عروض اخذ کیا گیا ہے۔ اور چھند کوئی علیحدہ وید نہیں ہے۔ جیسا کہ سوامی جی نے اتھرو ہی بنا لیا ہمارے اس قول کی تائید سوامی جی بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ ستیارتھ صہ ۸۲

"سب سے مقدم سام وید کو باجہ اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیئے"

سام وید منظوم ہے۔ اسلئے یہاں سوامی جی ہدایت دیتے ہیں کہ اس کو باجہ وغیرہ کے ساتھ گانا چاہیئے بس اس تحقیقات سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان دو منتروں میں (جو اوپر گذر چکے ہیں) کہیں بھی اتھرو کا نام نہیں۔ اور چھند کے معنے علم عروض کے بحر کے ہیں ؛

اب ہم اس مضمون کے دوسرے نمبر میں لیکھرام کے پیش کردہ منتروں کو نقل کر کے ان کی حقیقت کو طشت از بام کر کے دکھلائینگے۔ اس کے بعد آریہ صاحبان جو ویدوں کے الہامی ہونے کے متعلق معیار پیش کیا کرتے ہیں۔ ان کی بھی حقیقت کو آشکارا کیا جائے گا۔ (باقی آئندہ)

---

# آریہ گزٹ کی شرر انگیزی

## ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے خلاف

---

۳۰ مئی کے آریہ گزٹ میں نہایت ناحق کوشی و ناپاسی سے کام لیتے ہوئے ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تعلیمی کورس متعلقہ دینیات پر افترا پردازانہ طریق سے غلط فہمی پھیلانے کی ناجائز کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ نے دورثمین (جو حضرت اقدس مسیح موعود کی کسی تصنیف کا نام نہیں۔ بلکہ ان کی مختلف اوقات و حالات کے ماتحت کہی ہوئی نظموں کا مجموعہ آپ کے کسی متبع کا مرتب کردہ ہے) کے چند اشعار متعلق آریہ مذہب کوٹ کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ اس کتاب کے اشعار ہیں۔ جو اس سکول میں لڑکوں کو پڑھائی جاتی ہے۔ اور حد درجہ اشتعال انگیز ہے۔ کیا ایسی کتاب سکولوں میں پڑھانے کے قابل ہے۔ اور قادیان کے ہندو کیوں اپنے بچوں کو اس قسم کے گندے اشعار پڑھاتے ہیں

.. .. .. .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مکروں سے باہر نکل کر ادھر ادھر نہیں گھومنے پھرتے بلکہ اپنا اپنا کام کمرے میں بیٹھ کر کرتے رہتے ہیں اور ضبط کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ احمدیوں نے اپنے چندے سے ہزاروں روپے خرچ کر کے سکول بنایا اور اب تک اسکے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ پھر اسکے دروازے تمام ہندوؤں کے لئے کھلے ہیں۔ اس احسان کا معاوضہ آریہ سماج نے آج ہمیں ان الفاظ میں دیا ہے۔ جو آریہ گزٹ ۳۰ مئی میں چھپا ہے واقعی یہ بہت بڑی شرافت ہے۔ جو ہمارے آریہ بھائیوں نے دکھائی۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیان اور اسکے مضافات کے ہندو۔ جو اس ہائی سکول سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جن کے بچے نہ صرف تعلیمی لحاظ سے بلکہ اخلاقی تربیت کے اعتبار سے بہت اعلےٰ رہے ہیں۔ آریہ گزٹ کی اس حرکت پر لعنتیں کرینگے۔ اور ہندو طلباء ہائی سکول خود اس امر کی شہادت دینگے کہ نہ صرف انہیں بلکہ مسلمان طلباء کو بھی ہائی سکول میں در ثمین نہیں پڑھائی جاتی۔ اور نہ اسکے اشعار اشتعال انگیز ہیں۔ کیونکہ جن حالات میں جن کے جواب میں لکھے گئے ہیں۔ بالکل جائز طور پر برمحل ہیں۔ پھر اسی مضمون میں حضرت اقدس کے ایک شعر کی تحریف کر کے لکھا گیا ہے ؎

سازش سے جسکی آخر پنڈت مرا ہلاکٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

یہ لکھ کر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر نے جو ذمہ داری اپنے سر پر لی ہے۔ اس کا پتہ عنقریب لگ جائے گا۔ جس خوفناک مگر غیر دانشمندانہ طریق سے اس نے آریہ جذبات کو ہم احمدیوں کے خلاف بھڑکایا ہے۔ اور اس مقدس وجود پر جو الزام دیا ہے۔ اس کا جواب وہ آریہ گزٹ کا ایڈیٹر اور اسکے ہم نوا ہیں ؛

## احباب فاروق کی

## توجہ بسلسلہ اشاعت پر بھی فرماویں

# ایک تعلیم یافتہ آریہ کی
## ہمارے
# ہائی سکول کے متعلق غلط بیانی

از مولوی محمد علاؤالدین صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان

آریہ گزٹ کے ۱۷ جیٹھ کے اشو میں ایک مضمون لالہ دیوی چند جی ایم۔اے کے حوالہ سے نکلا ہے۔ جسمیں ایڈیٹر صاحب نے قادیانی احمدیوں کی شرارت کے زیر عنوان یہ بتایا ہے کہ (۱) ہندو لڑکوں کو بھی احمدی تعلیم دی جاتی ہے (۲) انہیں زبردستی عربی پڑھائی جاتی (۳) کہ سکول میں در ثمین پڑھائی جاتی ہے۔ جو صدر جہ اشتعال انگیز اور شر انگیز ہے۔ اور آخر میں ہندوؤں کے مذہبی جوش کو ابھارتے ہوئے ان کو ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کے لئے اپنا سکول علیحدہ قائم کریں۔ پیشتر اس کے کہ میں ان الزامات کی تردید کروں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ پبلک پر روشن ہو جائے۔ کہ اگر ان کا منشاء ہو کہ وہ اپنا ایک ہائی سکول بلکہ کالج یہاں قائم کریں۔ تو ہمیں ان سے کیا پرخاش ہو سکتی ہے۔ اس میں اگر قادیان کے ہندوؤں کا فائدہ ہے۔ تو خود قادیان کی شہرت بڑھتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام پورا ہوتا ہے قادیان ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جس کی آبادی بمشکل تین ہزار سے کچھ زیادہ ہے۔ اگر اس میں دو ہائی سکول ہو جائیں۔ تو قادیان کی اور بھی شہرت بڑھ جائے گی۔ باہمی مقابلہ سے جو سکولوں کی بہتری ہوتی ہے۔ اس سے ہم فائدہ اٹھا سکیں گے۔ رہے یہ کہ بڑھ کر یہ کم از کم ہندوؤں میں یہاں کوئی تعلیم یافتہ آدمی تو سکول کے وجود آجائے گا۔ آخر حق حق ہوتا ہے۔ کیا ہوا اگر ہٹ دھرمی ہو۔ کبھی نہ کبھی حق اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ آخر خواندہ آدمی کبھی تو سمجھیگا۔ آج نہ سہی کل سہی۔ بہرحال ہر طرف سے فائدہ ہی فائدہ ہے لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ ان اچھے مقصد کے لئے کیا ضرورت نہیں۔ کہ لالہ دیوی چند صاحب آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کے اوٹ میں مذہبی آڑ کو لیکر خواہ مخواہ کے الزامات لگا کر سکول کی بنیاد قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ اس گرد و نواح کے رہنے والے ہیں۔ اگر یہاں سکول کے قائم ہو جانے سے ان کو دنیاوی فائدہ کے ساتھ قومی خدمت کا موقع مل سکے۔ تو کیا ضرورت ہے۔ کہ ریت کی بنیاد پر سکول کی عمارت کو اٹھائیں۔ میرے نزدیک ان کے لئے قادیان کے آریہ سکول قائم کرنے میں اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ یہاں سکول قائم کیا گیا تھا۔ ایک اخبار بھی جاری ہوا تھا۔ غالباً اس سکول کا بہت سا سامان مجھے خریدنا پڑا تھا۔ اب بھی میرا ایک ہندو دوست اور شاگرد ہے۔ وہ مجھے کچھ سامان کے لئے کہتا رہتا ہے کہ خرید کر لو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سکول کی بنیاد نیک نیتی پر مبنی نہ تھی اور سکول اور اخبار اور سکول والے کدھر گئے۔ اگر لالہ جی کو علم نہیں۔ تو وہ قادیان کے آریہ اور ہم پڑھیں اور یہاں آکر تحقیقات فرمائیں۔ یہ تو بنیاد سکول کے متعلق ہے۔ لالہ دیوی چند صاحب اور ان کے دوست یاد رکھیں کہ احمدی سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اور اسکے ماتحت جسقدر کام ہوا ہے۔ اس خدا کے قائم کردہ خلیفہ کے ماتحت ہیں۔ ان کو نقصان انسانی ہاتھوں سے نہیں پہنچ سکتا۔ باقی رہے ان کے اعتراضات وہ سب ایسے ہیں کہ ان کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں تاہم لالہ جی کے اطمینان قلب کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یہاں ہندو لڑکوں کو مذہبی تعلیم بالکل نہیں دی جاتی۔ یہاں ہائی اور مڈل میں جسقدر لڑکے پڑھتے ہیں۔ ان سے کوئی علیحدہ لے جاکر دریافت کرلے۔ ہماری رجسٹرات موجود ہیں۔ امتحان کے نتائج جہاں درج ہوتے ہیں۔ وہاں ہندو لڑکوں کے نام کے آگے دینیات کے خانہ میں لکھ دیا ہے کہ لڑکا ہندو ہے یا سکھ ہے باقی رہا عربی سب کو زبردستی پڑھائی جاتی ہے۔ یہ بھی غلط ہے ہائی میں جو چاہے فارسی پڑھے۔ جو چاہے عربی۔ کئی ایک ہندو فارسی پڑھتے رہے ہیں اور رہتے ہیں۔ اگر کوئی اپنی خوشی سے عربی پڑھے۔ اسے ہم روک نہیں سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں مڈل میں ہمارے ہاں فارسی کا انتظام فی الحال نہیں ہے۔ لیکن اس میں بھی جبر نہیں۔ جس کا جی چاہے پڑھے جی چاہے نہ پڑھے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ آریہ صاحبان کو عربی سے اتنا ڈر کیوں ہے۔ مسلمان تو سنسکرت پڑھنا چاہتے۔ لیکن پنڈت صاحبان انکاری ہیں۔ حال ہی میں کلکتہ یونیورسٹی میں ایسا ہو چکا ہے عربی ایک زبان ہے۔ جس طرح انگریزی۔ فارسی۔ لاطینی۔ کیا ہندو مذہب ایسا ہی بودا ہے کہ عربی پڑھنے سے ٹوٹ جائے گا۔ تو پھر غالباً آریہ صاحبان کو اس کی فکر کرنی چاہیئے۔ ہم تو سنسکرت کا انتظام کرنے کے لئے طیار ہیں۔ بشرطیکہ کوئی لائق پنڈت مل جائے۔ تیسری بات درثمین کے متعلق ہے اگر کوئی آریہ اپنے دینیات کے وقت میں وید اور ستیارتھ پرکاش پڑھانے کا مجاز ہے۔ اور دوسرے مذہب کے کھنڈن کی تعلیم دے سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک احمدی مجاز نہ کر سکے۔ جناب دیوی چند مطمئن رہیں کہ باوجود اس امر کے کہ ہم دینیات کی سکیم میں اپنے مسلمان طالب علموں کو درثمین پڑھا سکتے ہیں۔ ہم ان کی آگاہی کے لئے لکھتے ہیں کہ درثمین ہرگز سکول کے دینیات کے کورس میں شامل نہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ گورنمنٹ اس کتاب کو ضبط کرے۔ یہ گورنمنٹ خود فیصلہ کرے گی لیکن اس سے قبل اس کتاب کے متعلق گورنمنٹ کی توجہ منعطف کروانی چاہیئے۔ جسمیں نحش تعلیم کے متعلق اتنا ہی کافی ہے کہ نیوگ کی تعلیم مشرح اور مفصل ہے۔ جسکو کوک شاستر کا ایک حصہ کہنا چاہیئے اس طرح جہالت سے پُر اور اشتعال انگیز ہیں کہ یہ گورنمنٹ کا ہی کام ہے۔ جو ملک میں امن قائم کئے ہوئے ہے ورنہ خون کی ندیاں بہ جائیں۔ بہرحال ضبطگی کا سوال گورنمنٹ فیصلہ کریگی۔ مگر ایک بات ہے۔ جس کی طرف آریہ صاحبان کی توجہ ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مضمون نویس نے اپنے خیال سے ایک شعر میں اصلاح کرنی چاہی ہے۔ اصل شعر یہ ہے ؎

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر

ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اصلاح میں آپ لکھتے ہیں:۔

سازش ہے جس کی آخر پنڈت مرا تھا کٹ کر

یہ ایک صریح بہتان ہے۔ اور ایسے معاملہ کے متعلق جس کے متعلق گورنمنٹ پوری تحقیقات کر چکی ہے۔ اسطرح سے جماعت احمدیہ کے پیشوا پر ایک خطرناک حملہ کیا گیا ہے۔ جسکے لئے ہر ایک احمدی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ انکی عدالت میں چارہ جوئی کرے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف حضرت مرزا صاحب کی ذات اور جماعت احمدیہ پر حملہ ہے۔ بلکہ گورنمنٹ پر بھی ایک صریح حملہ ہے ؛

## شمال مغرب کی طرف سے ہندوستان کو خطرہ

## نئے خطرہ کی روک تھام ہمارا فرض ہے

(رائے بہادر لنچھا بہاری تھاپر ایم۔ بی۔ ای نے پنجاب وار نیوز ایسوسی ایشن کے لئے لکھا)

وزیر اعظم بہادر نے ۱۲ اپریل کو حضور وائسرائے کو ایک تار بھیجکر فرمایا کہ ہندوستان کو پہلے سے زیادہ ہوشیاری سے جرمنی کے خطرہ کو دفع کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ یہ خطرہ کیا ہے۔ اور کونسا ہے؟ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ تین سال کے معرکوں میں جرمنی اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ عالمگیر حکومت کا خواب برباد ہو گیا۔ گو بارروس کے انقلاب اور روسی گروہوں کے نفاق سے جرمنوں اور روسیوں کی صلح ہو گئی۔ اور روس میدان جنگ آرائی سے ناآشنا ہو گیا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ میدان روس کی جرمن سپاہ فارغ ہو گئی اور اسے جرمن لیڈر مغرب کی طرف لے گئے تاکہ اس جگہ وہاں پر کام لیا جائے

جرمن لوگ اپنے عہد کے کبھی پابند نہ رہے۔ اگر معاہدہ بلجیم کی خلاف ورزی سے جرمنوں کی اخلاقی کمزوری بخوبی عیان نہیں ہوتی ہے۔ تو روسیوں کے ساتھ جو برتاؤ ہوا ہے۔ اسی سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ روسی گروہ بالشویک نے جسکے سرغنے جرمنی کے وظیفہ خوار ہیں برسٹ لیٹوسک کے معاہدہ پر گو دستخط کر دیئے۔ اوکران کے صوبہ کے وکیلوں نے بھی جرمنوں کی شرائط مان کر اپنے کو تباہ کر لیا ان دونوں علاقوں نے فروری اور مارچ میں معاہدہ کئے تھے۔ مگر جرمن فوجیں پولینڈ سے گذر کر خاص علاقہ روس میں جا رہیں۔ اوزجیرہ بالٹک میں جرمن بڑھ چلا گیا فن لینڈ میں جرمن دستے اتارے گئے۔ ادھر اوکران میں سے جرمن سپاہ گذر کر کریمیا میں داخل ہوئی۔ اور وہ بحیرہ ازاف کے کنارہ پر جا نکلی۔ جرمنی کے معاون ترکوں نے اپنے علاقہ پر جو روس والوں نے فتح کیا تھا بحال ہونے ہی پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ کاکیشیا میں جا گھسے۔ اور یہ جرمنوں کی شہ سے ہوا۔ صوبہ کاکیشیا بحیرہ اسود کے مشرق اور جھیل کیسپین کے مغرب میں واقعہ ہے۔ اور ایران کی شمال مغرب حد سے ملا ہوا ہے۔ کاکیشیا میں دو ریلوے لائنیں ہیں۔ ایک تو باکوم سے شروع کو طفلس کو آتی ہے جہاں سے اس کی دو شاخیں ہیں۔ ایک سیدھی مشرق کو جاتی ہے۔ اور راقہ پر جا کر شمالی لائن سے ملتی ہے۔ اور یہ مقام کیسپین پر واقعہ ہے۔ وہاں سے جہاز میں بیٹھ کر جھیل کو عبور کرتے ہیں۔ جو سوا سو میل سے کم فاصلہ ہے اور اس کے مشرقی کنارہ پر شہر کراس نوفوڈسک میں پہونچتی ہیں۔ وہاں سے ریلوے لائن جنوب مشرقی رُخ کو آتی ہیں کوئی ڈھائی سو میل کا راستہ طے کر کے عاشق آباد میں پہنچتی ہے۔ جو سرحد ایران سے سیدھے رُخ بحیرہ کیسپین پر واقعہ ہے میل کے بعد شہر مرو میں پہنچتی ہے۔ جہاں سے سمرقند اور تاشقند کو لائن جاتی ہے۔ اور جنوب مشرق کی طرف کشک کو لائن آتی ہے۔ جو مرو سے دو سو میل ہے۔ اور ہرات کے شمال میں سو میل پر ہے۔ اگر جرمن اور ترک آسکتے ہیں تو اسی ریلوے لائن سے آسکتے ہیں۔ آخری سٹیشن کشک ہے۔ جو سرحد افغانستان سے دس پندرہ میل پر واقع ہے۔ وہاں سے وہ پیدل اتر کر شاہ کابل کی سلطنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ طفلس اور باکو کے درمیان ساڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین سو میل کا پہاڑی ریلوے سفر ہے۔ جسے طے کر کے وہ کیسپین کے مغربی کنارہ پر پہنچیں گے۔ قصہ کوتاہ ریلوے لائن سے جرمنوں کو سرحد افغانستان تک ۱۲۷۵ میل کا سفر طے کرنا پڑے گا۔ اور یہ ریلوے کا ہے۔ طفلس سے باکنی ساڑھے تین سو میل اور باکنی سے کراس نوفوڈسک کا بحری سفر سوا سو میل اور کراس نوفوڈسک سے عاشق آباد تک ساڑھے تین سو میل۔ عاشق آباد سے مرو ڈیڑھ سو میل مرو سے کشک دو سو میل ہے۔ کل سفر ۱۲۷۵ میل کا ہوتا ہے۔ طفلس سے جنوب کی طرف دوسری لائن آتی ہے جو اردبان سے ہو کر جلفہ میں ختم ہو جاتی۔ اور یہ مقام سرحد ایران سے دس پندرہ میل پر واقع ہے۔ طفلس سے اردبان کوئی سو اسو میل پر ہے۔ اور وہاں جلفہ کوئی دو میل کے قریب۔ گویا طفلس سے جلفہ تین سو میل کے قریب ہے۔ اگر وہ شمالی ایران سے ہو کر آئینگے۔ تو سفر لمبا ہونے کے ساتھ تمام راستہ پیدل ہے اور راستہ میں ایرانی لٹیروں کا بھی اندیشہ ہے۔ اسلئے وہ ریلوے لائن سے آنے کی کوشش کرینگے جس میں سب قسم کی سہولت ہے۔ اسکے سوا دوسرا راستہ ماسکو سے جنوب مشرق کی طرف لائن آتی ہے۔ یاکریمیا کے شمال مشرق سے بھی لائن ہے۔ مگر وہ بہت دور کا راستہ ہے جرمنوں نے اوکران کے بعض شہروں پر اسیوجہ سے قبضہ کر لیا ہے اور بحیرہ اسود کا روسی بیڑہ بار بار روسیوں سے طلب کیا جا رہا ہے۔ تاکہ جرمنوں کا لشکر اور سامان لاکر یاطوم اور پوتی کی بندرگاہوں میں اتار دے۔ اور وہاں سے دو سو میل کے فاصلہ پر طفلس ہے۔ گویا باطوم سے کشک تک پندرہ سو میل کے قریب سفر پڑتا ہے۔

سردست جرمن لشکر فرانس اور اٹلی میں جمع ہیں اور کئی لاکھ جوان رومانیا اوکران اور روس کے مغربی صوبوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ اور جب تک فرانس میں جنگ کا دوٹوک فیصلہ نہ ہو جائے۔ جرمن سپاہ ایشیا کی طرف نہیں آسکتی۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خطرہ کدھر سے ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جرمنی سازشوں میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اسکے گماشتے وسطی ایشیا کی نیم مہذب قوموں کو سرکشی کرنے کی تحریک دینگے۔ جو افغانستان پر حملہ کر سکتی ہیں۔ ادھر سائبیریا میں لاکھ دو لاکھ جرمن اور آسٹریائی قیدیاں جنگ موجود ہیں۔ کاکیشیا کی طرف سے ترکوں کے آنے کا بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ یہ سب باتیں ملکر خطرہ کی صورت بن جاتی ہیں سردست کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ مگر آنیوالے زمانہ میں سال چھ مہینے میں اس قسم کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اور تیاری کا یہ تقاضا ہے۔ کہ ہم ابھی سے تیار ہو جائیں۔ گولہ بارود اور سپاہ بھیجنے کی حملہ آوروں کا سر کچلنے کے لئے لابدی اسباب ہیں۔ اسلئے ان کی بہم رسانی ہونی چاہیئے۔ اسی مقصد سے وزیر اعظم بہادر نے اپریل کے شروع میں حضور وائسرائے کو لکھا کہ اس کی پیش بندی کرنا چاہیئے۔ اور ۲۷ اپریل کو دہلی میں بڑے بڑے لیڈروں۔ راجوں مہاراجوں اور افسروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جسمیں دو کمیٹیاں مقرر ہوئیں ایک جوانوں کی بھرتی کے لئے۔ اور ایک سامان جنگ فراہم کرنے کے لئے۔ کار خانوں میں رات دن کام ہوتا رہتا ہے۔ میسوپوٹامیہ اور مصر کو گولہ بارود اسی ملک سے جاتا ہے۔ اور افغانستان کے لئے بھی تیار ہو گا۔ بھرتی والی کمیٹی نے پانچ لاکھ جوانوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ان میں سے دو لاکھ پنجاب کے حصہ میں آئے ہیں۔ سرکاری بیان کے رو سے ۱۹۱۷ء میں پنجاب میں ایک لاکھ ستائیس ہزار جوان بھرتی ہوئے۔ اور سال رواں کی اول ششماہی میں چھیالیس ہزار کے قریب رنگروٹ فوج میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پنجاب میں فوجی عمر کے آدمی یعنے اٹھارہ اور تیئیس سال کے جوان چالیس لاکھ موجود ہیں لیکن ان میں سب کے سب لڑاکے نہیں۔ بلکہ برہمن۔ کھتری اروڑے۔ چمار۔ مہتر وغیرہ وغیرہ کئی ذاتوں کو خارج کرنا پڑتا ہے۔ پھر کمزور۔ ناتوان اور طبعی طور لاچار ہیں اگر ایسے ناقابل جنگی ملازمت آدمیوں کو نکالدیا جاوے تو پانچ لاکھ کے قریب جوان باقی رہ جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت صرف دو لاکھ جوانوں کی ہے۔ جاٹ۔ سکھ۔ راجپوت۔ پنجابی۔ مسلمان۔ گکھڑ۔ پٹھان۔ بلوچ اور چند دیگر کاشتکاروں سے بآسانی اتنے آدمی بھرتی ہو سکتے ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا فرض مقدم سمجھکر بھرتی کے لئے کوشش کریں۔ اگر شہنشاہ اعظم کی عقیدت سرکار کی خیر خواہی۔ ملک و قوم کی فلاح اور نیز ذاتی وقار اور شخصی آزادی کی حفاظت منظور ہو۔ تو دل و جان سے سب گروہوں کو بھرتی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اسکے سوا کوئی صورت نہیں کہ ہم جلد سے جلد اس فرض سے سرخرو ہوں ۔

## سامانوی آریہ عورت سے سنئے!

مدت مدید کے بعد آج پھر مہاشہ راہ باکشن سامانوی مسلمانوں سے ناحق چھیڑ خانی کرنے کو میدان میں کودے ہیں۔ شاید پہلی خفت یاد نہیں رہی۔ جس کی تحقیق کے لئے سوالات پیش کرنے تو ایک عمدہ بات ہے۔ مگر ناحق صاحب مسلمانوں سے دو سوالوں کا جواب طلب کرتے ہیں۔ سوال تو ایسے نہیں کہ جواب کی طرف توجہ کی جائے مگر ان سوالات کا جواب لکھنے کی وجہ ایک دوست کی تحریک ہے۔

**سوال** ۱ جب بچے بوڑھے جوان قیامت کو قبروں سے اٹھیں گے۔ تو ان کے جسم وہی ہونگے۔ جو اس دنیا میں تھے یعنے بچے بوڑھے وغیرہ۔ اور ایسا نہیں ہے۔ تو پھر سب نوجوان ہونگے۔ اگر ایسا ہے تو مسئلہ تناسخ صحیح ہو گیا۔ کیونکہ موت کے بعد تبدیلی قالب کا نام تناسخ ہے "

**جواب**۔ مہاشہ صاحب! اگر یہ تناسخ کی تعریف ہے تو ایسا تناسخ صحیح ہے۔ اسکے صحیح ہونے پر آریہ سماج جو تناسخ کی تعریف کرتا ہے وہ باطل ہو جائیگی۔

انسان جب گناہ کرے۔ تو اس کی سزا بھوگنے کے لئے اس کو خدا دوسرے قالب میں بھیجتا ہے۔ وہ نطفہ۔ پانی ہوا یا نباتات کے ذریعہ جا کر حمل میں قرار پکڑتی ہے۔ اور نو ماہ کے بعد جب قالب تیار ہو جاتا ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# خزینہ فضل اکبر جنین چشمہ حیات

یعنے

# تریاقی گولیاں

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں ہمتے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت ناقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ اور حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کا وہ مجرب المجرب نسخہ کمال محنت سے تیار کیا گیا ہے جس سے کئی گھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے۔ وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے اٹھڑا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر دار البقاء لیتی تھی۔ جنکے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے۔ یا مردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے۔ محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ناامید نہ ہوں۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور تریاقی گولیوں کو استعمال کراؤ۔ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا فرماویں۔ قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ سب فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ عمر

# اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

تمام امراض چشم یعنے دھندہ۔ جالا۔ پڑوال۔ مگرے ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ (ملہر)

الشتہار

نظام جان و عبد الرحمن کاتبانی قادیان (گورداسپور)


خاتمہ کہنے والا ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ زمانہ ازلی نہیں۔ امید ہے کہ مہاشہ جی کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ اگر کوئی شک رہ جائے تو پھر بھی۔

یار زندہ صحبت باقی۔

آپ کا دیرینہ دوست

فضل حسین احمدی مہاجر

## مکرمی چودہری محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے

آج کل ضلع گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ ورنیکلر آفس ہیں اپنی لیاقت و کارکردگی اور محنت و نیک سلوکی کی وجہ سے ضلع ہذا میں بہت ہر دلعزیز اور حکام کی نظروں میں قابل والایٰ دیکھے جاتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ چودہری صاحب موصوف کے اخلاق اور حسن کارگذاری اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ وہ ایک نیک دل افسر ہوں۔ اور جہاں پر وہ رہینگے۔ لوگ بالخصوص اور افسران اور دیگر رفقاء کار سب کے سب خوش رہینگے مجھے یہ سنکر نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ ان کی کارکردگی امانت داری اور فرمانبرداری سے حکام نے خوش ہو کر عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی میں ان کا نام درج کرنے کی سفارش فرمائی تھی۔ جو خدا کے فضل سے منظور ہوئی اور چودہری صاحب کا نام ای۔ اے۔ سی میں منظور ہو گیا۔ جس کی ہم صدق دل سے چودہری صاحب اور ان کے متعلقین و احباب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ امتحان ای۔ اے۔ سی کی تیاری کر کے اس عہدہ کے کرسی نشین جلد تر ہونگے +

## نوٹ کر لو!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تصانیف اور تمام بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیفات اور رد آریہ کی نایاب اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تردید میں لاجواب کتابیں فاروق بک ایجنسی قادیان سے بذریعہ قیمت طلب یا منگوا کر لیں

مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان

خاتمہ کہنے والا ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ زمانہ ازلی نہیں۔ امید ہے کہ مہاشہ جی کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ اگر کوئی شک رہ جائے تو پھر بھی۔

یار زندہ صحبت باقی۔

آپ کا دیرینہ دوست

فضل حسین احمدی مہاجر

## مکرمی چودہری محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے

آج کل ضلع گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ ورنیکلر آفس ہیں اپنی لیاقت و کارکردگی اور محنت و نیک سلوکی کی وجہ سے ضلع ہذا میں بہت ہر دلعزیز اور حکام کی نظروں میں قابل والایٰ دیکھے جاتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ چودہری صاحب موصوف کے اخلاق اور حسن کارگذاری اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ وہ ایک نیک دل افسر ہوں۔ اور جہاں پر وہ رہینگے۔ لوگ بالخصوص اور افسران اور دیگر رفقاء کار سب کے سب خوش رہینگے مجھے یہ سنکر نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ ان کی کارکردگی امانت داری اور فرمانبرداری سے حکام نے خوش ہو کر عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی میں ان کا نام درج کرنے کی سفارش فرمائی تھی۔ جو خدا کے فضل سے منظور ہوئی اور چودہری صاحب کا نام ای۔ اے۔ سی میں منظور ہو گیا۔ جس کی ہم صدق دل سے چودہری صاحب اور ان کے متعلقین و احباب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ امتحان ای۔ اے۔ سی کی تیاری کر کے اس عہدہ کے کرسی نشین جلد تر ہونگے +

## نوٹ کر لو!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تصانیف اور تمام بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیفات اور رد آریہ کی نایاب اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تردید میں لاجواب کتابیں فاروق بک ایجنسی قادیان سے بذریعہ قیمت طلب یا منگوا کر لیں

مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان

ہزاروں سزا بھگتی ہے۔ اور ہی ازلی ہزاروں ہزار نتیجہ حاصل کرتی ہے۔

مہاشہ صاحب! بتلائیے۔ اگر یہ تناسخ کی تعریف ہو سکتی ہے کہ جسم انسانی کے بعد دوسرا جسم انسانی ملتا ہے۔ صحیح ہے۔ تو سوال والی عبارت غلط ٹھہری۔ اور اگر کہو کہ نہیں صرف ایک جنم قیامت کے بعد ملنا صحیح تناسخ ہے۔ تو تناسخ کا عقیدہ باطل ہوا۔ ایسا ہے۔ پس یہ اعتراض بالکل فضول ہے۔ تناسخ اس کو نہیں کہتے۔ کہ اس دنیا سے انسان مر جائے تو قیامت میں پھر جسم اختیار کرے۔ اگر مہاشہ صاحب تناسخ کی تائید میں ایسی ہی دلیلیں ڈھونڈنا چاہتے ہیں تو لیجئے ہم بھی ایک اس سے معقول دلیل سمجھائے دیتے ہیں +

سائنس کی رو سے یہ امر بایہ ثبوت تک پہونچ گیا ہے کہ سات سال کے بعد پہلا انسانی جسم تمام کا تمام بدل جاتا ہے۔ پس اگر ایک ۷۰ سال کا آدمی ہو تو اس کا جسم اس تحقیق کی رو سے ۱۰ دفعہ بدل گیا۔ قیامت میں ایک انسان ۱۲ دفعہ جسم بدلتا ہے۔ کیا تناسخ اس تحقیق کی رو سے صحیح ثابت ہوا۔ ہرگز نہیں۔ تناسخ کی تعریف وہی ہے۔ جو ہم نے کہ سماج کی اوپر لکھ دی ہے اسکے خلاف جو ہے وہ تناسخ نہیں کہلا سکتا۔

**دوسرا سوال**۔ مسلمان مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس عالم کو اپنی قدرت سے بنایا۔ اور اس عالم کی پیدائش سے پہلے ایک ایسا وقت ضرور تھا۔ جبکہ محض خدا ہی خدا تھا۔ جب مسلمان مانتے ہیں کہ ایسا وقت ضرور تھا پس زمانہ بھی خدا کی طرح ازلی ٹھہرا۔ اور توحید جاتی رہی۔

مہاشہ صاحب۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ زمانہ حادث ہے۔ حادث ازلی نہیں ہو سکتا۔ زمانہ کی تعریف۔ مقدار فعل کا نام زمانہ ہے۔ پس جب کوئی فعل ہی نہیں تو زمانہ کے لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے سوامی جی بھی زمانہ کے حدوث کے متعلق آپ کے عقیدہ کے خلاف ہماری تائید میں لکھتے ہیں۔ ملاحظہ دیکھئے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲

پرلے پرلے کا فنا کرنے والا یکہ زمانہ کا بھی